***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The War Ethics in the Light of Islam and International Humanitarian Law (IHL): A Research Based Comparative Review

جنگی اخلاقیات: اسلام اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کے تناظر میں ایک تحقیقی اور تقابلی جائزہ

Hafsa Nawaz
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta, Pakistan
hafsanawaz1995@gmail.com
Dr. Kaleem Ullah
Lecturer Department of Islamic Studies, University of Balochistan Quetta
kaleem511@gmail.com

Abstract
Sustained and continuous confrontation between two sovereign states for the achievement of ideological, political, social or economic interests using organized military forces and their deployment for the subject causes may be referred to as war. To pursue the said objectives or causes, the opponents may often pursue unlawful, unethical or any other means that adversely affect the established principles, laws, norms, rules or regulations therein undermining the social and global peace. In order avert the ongoing practices and intensify efforts for the accomplishment of peace, ethical framework and legal regulations have been proposed and recently developed, which themselves are subject to modifications and interpretations governing war and warfare. These regulations are often disregarded, ignored, and overlapped by the two confronting states, without acknowledging the negative consequences. Islam is a religion of peace and harmony that always curses and discourages any use of warfare. In extreme circumstances where disorder, corruption and injustice are reportedly being spread by any individual, group or any sovereign state, Islam permit and direct its followers towards intense armed struggle which is only meant for the self-defense and establishment of peace, security and justice and social harmony. Furthermore, the ethical principles and legal regulations of warfare duly established 14 centuries ago by teaching of Islam and Sunnah remained the same and unchanged that could be found in its original essence.

Keywords: *War Ethics, Islam, International Humanitarian Law, Peace, Legal Regulation*

تمہید

بنی نوع انسان کے مابین اختلافات اور جنگیں اس وقت شروع ہوئی ہیں جب سے انسان کے دل میں دنیا پر راج کرنے کی خواہش پیدا ہوئی تھی۔ دنیا کی تاریخ پر نظر دوڑانے سے یہ بلکل واضح ہو جاتا ہے کہ عام طور

پر انسانوں کے درمیان لڑائی جھگڑوں کا بنیادی محرک دوسرے انسان کے ملکیت پر قابض ہونا ہے۔ اپنے اس ناجائز مقصد کے حصول کے لئے وہ ہر طرح کا جائز وناجائز طریقہ اپناتا ہے کیونکہ جب مقصد ہی صحیح نہ ہو تو اس کے لئے صحیح طریقے کے انتخاب کا التزام کیونکر کیا جاسکتا ہے؟

مگر اسلام اس طرح کے غاصبانہ قبضے کی ممانعت کرتا ہے۔ انسانی معاشرے میں انسان کا بنیادی حق اس کا زندہ رہنا اور اس کے جان ومال کی حفاظت ہے۔ جب انسان کا جان ومال محفوظ نہ ہو انسان کی تمدنی زندگی کی بقا کسی صورت ممکن نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ انسانی زندگی کی حفاظت کی جائے اور اس پر اعتدا کرنے والوں کو بدترین سزا سے دوچار کیا جائے۔ یہاں یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ انسان کی زندگی کا بنیادی مقصد ایک دوسرے سے لڑنے کے بجائے ایک دوسرے کے قریب آنا ہے، جیسا کہ قرآن مجید تمام قوموں کو مخاطب ہو کر کہتا ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقۡنَٰكُم مِّن ذَكَرٖ وَأُنثَىٰ وَجَعَلۡنَٰكُمۡ شُعُوبٗا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْۚ إِنَّ أَكۡرَمَكُمۡ عِندَ ٱللَّهِ أَتۡقَىٰكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٞ (۱)

"اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار رہے۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور خبردار ذات ہے۔"

اگر کوئی قوم یا شخص دنیا میں فساد کا سبب بنتا ہے تو اسلام اس فتنہ کو ختم کرنے اور وہاں اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے جنگ کا حکم دیتا ہے، لیکن جنگ کا مقصد ظلم وبربریت کا خاتمہ ہونا چاہیے نا کہ کسی پر ظلم وستم کرنا۔ چونکہ اسلام نے جنگ کو محض جنگ برائے جنگ نہیں رکھا ہے بلکہ ایک اعلیٰ مقصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھا ہے اس لئے اسلام نے جنگ کے لئے اصول اور اخلاقیات وضع کئے ہیں، اور خود نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے ان اصولوں اور اخلاقیات کی پاسداری کی ہے۔ اسی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ نے دنیا میں جنگ سمیت زندگی کے دیگر شعبوں میں ایک نیا نظام قائم کیا جس کی مثال تاقیامت نہیں مل سکتی۔

یورپی دنیا نے بھی بالآخر اسلام سے متاثر ہو کر جنگ کی ممانعت یا اس کو اصولوں کے پابند کرنے کو اپنا ہدف بنایا۔ مگر یہ بات فکری اور نظریاتی سطح پر اگرچہ کاغذوں میں مدون قوانین کی صورت میں موجود ہے، مگر اقوام متحدہ کی تنظیم اور اس کی جنرل اسمبلی میں پیش کیے جانے والے قراردادوں کے باوجود بھی ان قوانین کو عملی تطبیق کے لیے مناسب ماحول نہ مل سکا۔

ذیل میں ہم یہاں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے چند جنگی اصول اور اخلاقیات بطور نمونہ پیش کر کے بین الاقوامی قانون انسانیت سے اس کا تقابل جائزہ پیش کیا جائے گا۔

۱۔ مثلہ کرنا

قدیم اور جدید تاریخ ظلم و سفاکی کی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں کو سن کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسلام سے قبل عرب معاشرہ مکمل طور پر جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ عرب جنگ کو اپنا پسندیدہ مشغلہ مانتے تھے۔ جنگ میں ہر طرح کے ظلم و بربریت اور لوٹ مار سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ دشمن کو زندہ ظلم و ستم کا نشانہ بنانے کے علاوہ دشمن کے نعشوں کی بے حرمتی سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ لاشوں کے ناک، کان اور مختلف اعضاء کو کاٹ کر ان پر دل کی بھڑاس نکالتے تھے۔ جسے "مثلہ" کہا جاتا ہے۔ عربوں کی طرح دیگر مہذب قوموں میں بھی مثلہ کرنا عام بات تھی۔ قدیم ایرانی، ہندوستانی بھی اس وحشیانہ فعل کو پسندیدہ بات جانتے تھے۔

"قدیم عربوں اور ایرانیوں کی طرح ہندوستانیوں کی جنگی جرائم کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ زندہ انسانوں کی کھال کھینچنا، اعضاء کی قطع وبرید، جسم کی بوٹی بوٹی کرنا، جانوروں کی کھال میں سی دینا، درندوں سے پھڑوانا، یہ تمام افعال ان کے معاملات میں شامل تھے۔ " (۲)

اسلام نے مثلہ کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن یزید انصاریؓ سے روایت ہے کہ

نَهَى النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ عَنِ النُّهْبَى والمُثْلَةِ. (۳)

"رسول اللہ ﷺ نے لوٹ مار اور لاشوں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔"

اس کے علاوہ آپ ﷺ اپنے لشکر کو روانہ کرتے وقت یہ نصیحت ضرور فرماتے تھے:

ولا تَغدِروا، ولا تغلُّوا، ولا تُمثِّلوا،

”بد عہدی نہ کرنا، غنیمت میں خیانت نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا۔“ (۴)

”بین الاقوامی قانون انسانیت میں بھی دَم دَم گولی (Dum dum bullet) کا استعمال کی ممانعت کی گئی ہے۔ دَم دَم گولیاں بھی انسانی جسم کو چیر پھاڑ کر دیتی ہے۔ اور یہ بھی مثلہ کی ایک صورت ہے۔“ (۵)

”۱۸۶۸ میں پہلی بار سینٹ پیٹرس برگ نے پھٹنے والی گولیاں جو جسم میں پھیل جاتی ہیں جنگ میں استعمال نہ کرنے کی سفارش کی۔ ان گولیوں کو دم دم گولی کہا جاتا ہے۔“ (۶)

2۔ جنگی قیدیوں سے سلوک

”قدیم عرب جنگی قیدیوں کے ساتھ جانوروں سے بھی بد تر سلوک کرتے تھے۔ جذبہ انتقام میں بعض اوقات وہ انتہا درجے کو پہنچ جاتے تھے۔ اور قیدیوں کو اذیت ناک موت دیتے تھے۔ جنگ اوارہ میں منذر بن امرؤالقیس نے بنی شیبان کے سارے قیدیوں کو کوہِ اوارہ پر بٹھا کر قتل کرنا شروع کیا اور جب تک ان کا خون بہہ کر جڑ تک نہ پہنچا تب تک قتل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔“ (۷)

”۱۹۶۸ء میں اسرائیلیوں نے فلسطینی قیدیوں پر وہ مظالم ڈھائے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ اعضاء مخصوصہ پر راڈ لگائے جاتے، آنکھوں پر کئی دن تک پٹی بندھی رہتی، قیدیوں کے جسموں کو سگریٹ سے داغتے تھے، کتوں سے کٹواتے تھے۔ خواتین قیدیوں کو برہنہ کیا جاتا اور ان پر تشدد کیا جاتا تھا۔“ (۸)

”۲۰۰۳ء میں معصوم اور بے گناہ عراقی شہریوں کو ابو غریب جیل میں برہنہ کیا جاتا اور ان کے نازک اعضاء پر کرنٹ لگایا جاتا، کتوں کے پٹے گلے میں ڈال کر بے دردی سے گھسیٹا جاتا۔ عورتوں کے انڈرویئر مردوں کے منہ پر چڑھائے جاتے، قیدیوں کو ایک دوسرے سے شرمناک فعل کرنے پر مجبور کیا جاتا، ان کو غلاظت کھانے پر مجبور کیا جاتا۔“ (۹)

جنگ کے قیدیوں سے متعلق اسلامی قانون یہ ہے کہ یا تو ان کو فدیہ لے کر رہا کیا جائے یا فدیہ کے بغیر چھوڑ دیا جائے یا قید میں رکھ کر اچھا سلوک کیا جائے، قرآن مجید میں ارشاد ہے:

فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّواْ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً (۱۰)

”پس جب تمہارا مقابلہ کفار کے ساتھ ہو تو ان کی گردنوں پر مارو یہاں تک کہ جب خوب قتل کر چکو تو (زندہ بچنے والوں کو) رسی سے مضبوطی سے باندھ لو پھر تمہیں اختیار ہے کہ یا تو احسان کر کے رہا کر دو یا معاوضہ لے کر چھوڑ دو۔“

جنگ بدر میں ستر کفار قیدی بن کر آئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپؐ اور مسلمانوں کو تکلیفیں دے دے کر جلاوطن کیا تھا ان سب کے باوجود آپؐ نے ایک ایک قیدی کو صحابہ کرامؓ میں تقسیم کیا اور صحابہ کرامؓ کو تاکید فرمائی کہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔ صحابہ کرامؓ خود کھجوریں کھا کر گزر بسر کرتے اور قیدیوں کو اپنے حصے کا کھانا کھلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسیر ان جنگ کو کھانا کھلانے والوں کو نیکوکار قرار دیا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ۝ (۱۱)

”اور یہ لوگ مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں۔ بے شک ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ تو کوئی معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ ہی کوئی شکریہ۔“

جنیوا کنونشن کے سیکشن ۳ میں آرٹیکل ۱۴، ۱۲ کے مطابق جنگی قیدی ہر حالت میں اپنی شخصیت اور عزت کے احترام کے مستحق ہیں۔ پروٹوکول میں یہ بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ قیدیانِ حرب کے ساتھ ہر وقت انسانی طریقہ سے سلوک کیا جائے۔ رینک، صحت، جنس، عمر یا پیشورانہ قابلیت کی بنا پر کسی مخصوص سلوک کے تحت تمام جنگی قیدیوں کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کیا جائے۔ (۱۲)

3۔ عصمت دری

قدیم عرب کے جنگی مقاصد میں سے ایک مقصد مفتوح قوم کی حسین عورتوں کو حاصل کرنا بھی تھا۔ مفتوح قوم کی عورتوں کو بے پردہ کرنا، ان کی بے حرمتی کرنا، تحقیر و تذلیل کرنا، بے دریغ عصمت دری کرنا فاتح قوم کے لئے قابلِ فخر ہوتا تھا۔

”سقوط غرناطہ (۱۴۹۲ء) کے دوران اونچے گھرانوں کے عورتوں، بیواؤں اور دوسری عورتوں کی بے حرمتی کی گئی ان کو نیلام اور ذبح بھی کیا گیا۔“ (۱۳)

”ہندوستان میں ۱۸۵۷ کے جنگ آزادی کے دوران انگریزوں نے دہلی کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ان انسان نما جانوروں نے گھر والوں کے سامنے عورتوں کی بے حرمتی اور بے دریغ عصمت دری کی۔ ہزاروں عورتوں نے اپنی عزت بچانے کے لئے کنوؤں میں چھلانگ لگائی۔“ (۱۴)

عصمت دری کی ایسے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ جب کبھی بھی کسی قوم نے مفتوح قوم پر غلبہ پایا۔ فاتح قوم نے سب سے پہلا کام ان کی عورتوں کی بے حرمتی کرنا، ان کو برہنہ کرکے ظلم وستم کے بعد موت کے گھاٹ اتارنا تھا۔

اسلام نے اس فعل کی سختی سے ممانعت کی اور مفتوح قوم کی عورتوں کی عصمت دری کرنے سے منع فرمایا۔

”فتح کے بعد مفتوح قوم کی عورتوں کو لونڈی بنایا جاتا تھا۔ ان لونڈیوں کی تقسیم سے پہلے ان کے ساتھ قربت حاصل کرنے کو زنا شمار کیا گیا ہے۔ البتہ ان لونڈیوں کو آزاد کرکے نکاح بھی کیا جاسکتا ہے۔“ (۱۵)

بین الاقوامی قوانین، ہیگ کنونشنز، لائبر کوڈ اور جینوا کنونشنز میں بھی دوران جنگ عورتوں کی عصمت دری (Rape) کو جنگی جرم (War Crime) تسلیم کیا گیا ہے۔

4۔ عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی ممانعت

دوران جنگ عبادت گاہوں کو ہمیشہ سے نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان کو ڈھایا جاتا ہے۔ جلایا جاتا ہے اور ان میں غیر شرعی افعال کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

”۱۳۲ھ میں بنو امیہ کا قتلِ عام کیا گیا۔ جامع مسجد دمشق کو گھوڑوں کا اصطبل بنایا گیا۔ لاشوں کو قبروں سے نکال کر کوڑے مارے گئے۔ ان پر چمڑے کے دستر خوان لگا کر کھانا کھایا گیا۔ لاشوں کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ (۱۶)“

”۶۲۴ءمیں خسرو پرویز نے بیت المقدس فتح کیا تو نوے ہزار انسانوں کو قتل کیا۔ عبادت گاہوں کو جلایا۔ ہرقل نے اس کے جواب میں ایران پر حملہ کیا اور ارمیان کو نست و نابود کرکے صفحہ ہستی سے مٹادیا۔ (۱۷)“

اسلام عبادت گاہوں کی تقدس پامال کرنے کی اجازت کسی صورت نہیں دیتا۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب یا دین کے معبد ہوں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

{وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا}](۱۸)

"اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت گاہیں، گرجہ گھر، یہودیوں کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جہاں اللہ کا نام کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے سب ڈھائے جاچکے ہوتے۔"

جینوا معاہدے کی دفعہ ۵۳ کے مطابق " تاریخی یادگاریں، فن پارے یا عبادت خانے جو کسی قوم کی ثقافتی یا روحانی میراث ہوتی ہیں۔ دشمن کے کسی فعل کا ہدف نہیں بن سکتے اور نہ ہی ان املاک کو کسی فوجی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے(P-I-53)۔" (۱۹)

5۔ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا قتل کرنا

اسلام سے پہلے عرب اور دوسرے ممالک میں جنگ کے دوران مقاتلین اور غیر مقاتلین کے مابین فرق نہیں کیا جاتا تھا۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بھی قتل کیا جاتا تھا۔

"قدیم عرب قیدیوں کو قتل کرنے کے ساتھ ساتھ بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کرتے تھے اور ان کو آگ میں زندہ جلا دیتے تھے۔ بچوں کو تیر سے نشانہ لگا کر ہلاک کرتے تھے اور اِس نظارے سے لطف اندوز ہوتے تھے۔" (۲۰)

"۱۲۵۸ء میں ہلاکو خان نے بغداد کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کا بلاامتیاز قتلِ عام کیا گیا۔ ہر طرف لاشوں کے ڈھیر لگ گئے اور خون کے پرنالے جاری ہوگئے۔" (۲۱)

"ترکان غز نے ۱۱۵۴ء میں نیشاپور میں علماء و صلحا، عورتوں اور بچوں کا قتلِ عام کیا۔ لائبریریوں کو جلا ڈالا اور باغات اور کھیتوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔" (۲۲)

اسلام جنگ کے دوران تمام وحشیانہ افعال کی ممانعت کرتا ہے۔ آپؐ اور آپؐ کے بعد تمام خلفائے راشدین اور دیگر صحابہؓ نے اسلام کی ان تعلیمات پر سختی سے عمل فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ شام کی طرف بھیجے جانے والے لشکر کے روانگی کے دوران یزید بن ابی سفیان کو حسبِ ذیل ہدایات فرماتے ہیں۔

"عورتیں، بچے اور بوڑھے نہ قتل کئے جائیں۔ کسی لاش کا مثلہ نہ کیا جائے۔ راہبوں اور عابدوں کو نہ ستایا جائے۔ پھلدار درخت نہ کاٹے جائیں۔ اموالِ غنیمت میں خیانت نہ کی جائے۔" (۲۳)

یورپ کی جنگ پر ان ترقی یافتہ افکار کا اثر (Westphalia) وسٹ فالیا کی کانگرس میں اس وقت رونما ہوا جب مدبرین نے ۱۶۴۷ میں جنگ سی سالہ کے خاتمہ پر گروٹیوس کی سفارش کو منظور کیا کہ

"جنگ میں ایک شریفانہ رعایت کے طور پر بوڑھوں، بچوں، عورتوں، کاشتکاروں، پادریوں، تاجروں اور اسیران جنگ کو قتل وغارت سے محفوظ رکھنا چاہئے۔" (۲۴)

جنیوا کنونشنز اور ان کے اضافی پرٹوکول کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ

"وہ افراد جو جنگ میں کوئی حصہ نہیں لیتے یا وہ (Hors de combat) یعنی جو لڑنے کے قابل نہ ہو ان کی عزت، جان اور اخلاقی اور جسمانی سلامتی کا احترام کیا جائے گا۔ کسی بھی امتیازی سلوک کے بغیر اِن کا تحفظ کیا جائے اور ان کے ساتھ انسانی سلوک کیا جائے۔" (۲۵)

نتائج

انسان نے جنگ کے دوران پیش آنے والے واقعات و اعمال کو قواعد و ضوابط کا پابند کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ لیکن وہ قوانین جو انسان کے خود ساختہ ہیں ان ہی قوانین کی پاسداری میں انسان ہمیشہ سے کوتاہی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

بین الاقوامی قانون کو دورِ حاضر میں بہت زیادہ اہم تصور کیا جاتا ہے لیکن مختلف قوموں نے اپنے اغراض ومقاصد کے لیے ان قوانین میں ہمیشہ ردوبدل کی ہے۔ ان قوانین کو مرتب تو کیا جاتا ہے لیکن کسی قوم نے ان قوانین پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کی اور وہی قانونِ جنگ اصل قانون ہوتا ہے جس کو قومیں میدانِ جنگ میں وضع کرتی ہیں۔

اس کے برعکس اسلام نے جو قانون جنگ نافذ کیے ان پر آپؐ اور آپؐ کے بعد تمام صحابہ کرامؓ نے بغیر چوں وچرا عمل کیا۔ اور قیامت تک کسی بھی انسان کو ان میں ردوبدل کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کبھی بھی مسلمانوں نے ان قوانین کی خلاف ورزی بھی کی ہو تب بھی اسلامی قانون نہیں بدلتا۔ اسلام نے ان تمام تر

وحشیانہ افعال کی ممانعت کی جن کو جنگ کے دوران انجام دینے میں کسی قسم کی تاخیر نہیں کی جاتی تھی۔ چند قوانین کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا گیا لیکن ان کو کئی صورت میں پیش کر کے بتدریجاً اس کی اصلاح کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی قانون جنگ دائمی اور زمانے میں قابل عمل ہے اور مسلمان ان کی پاسداری کے پابند ہے جبکہ مغربی قانونِ جنگ مختلف ممالک کے مفادات کے خاطر تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ان کو کبھی عملاً اپنانے کی کوشش نہیں کی گئی۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ سورۃ الحجرات:۴۹:۱۳

۲۔ رضوی، واجد، سید، (۲۰۰۵)، رسول اللہ میدان جنگ میں، مقبول اکیڈمی انارکلی لاہور، ص ۲۷۲۔

۳۔ احمد بن حنبل، امام، (۱۹۷۷)، مسند احمد بن حنبل، کتاب الجہاد، ح ۳۰۷، دارالفکر، بیروت۔

۴۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، ح ۱۶۲، فاروقی کتب خانہ، ملتان۔

۵۔ زحیلی، وہبہ، ڈاکٹر، (۲۰۱۰) بین الاقوامی تعلقات، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد، ص ۶۴۔

۶۔ مودودی، ابو الاعلی، سیّد، مولانا (۱۹۹۶)، الجہاد فی الاسلام، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن۔ ص:۵۲۱۔

۷۔ مودودی، ابو الاعلی، سیّد، مولانا، (۱۹۹۶)، الجہاد فی الاسلام، لاہور، ادارہ ترجمان القرآ۔ ص:۲۰۰۔

۸۔ ندوی، سید حبیب الحق، پروفیسر (۱۹۷۶) فلسطین اور بین الاقوامی سیاسیات اکیڈمیہ، یونیورسٹی آف کراچی۔

۹۔ علی آصف (۲۰۰۴)، ۱۱ ستمبر سے ابو غریب جیل تک، ادارہ منشورات اسلامی لاہور ص ۱۷۳۔

۱۰۔ سورۃ محمد:۴:۴۷

۱۱۔ سورۃ الدھر:۷۶:۹،۸

۱۲۔ https://www.icrc.org/sites/default/files/external/doc/en/assets/files/other/icrc_002_0365.pdf

۱۳۔ احمد افضل۔ میاں، (۲۰۰۸) سقوط بغداد سے سقوط ڈھاکہ تک۔ الفیصل ناشران لاہور ص۔ ۱۴۶،۱۴۵۔

۱۴۔ رضوی، خورشید، مصطفی، (۲۰۰۳) جنگ آزادی ۱۸۵۷۔ الفیصل ناشران لاہور۔ ص ۳۷۷۔

۱۵۔ لاہوری مبشر حسین، حافظ۔ (۲۰۰۳) اسلام میں تصور جہاد۔ دعوت واصلاح سنٹر لاہور۔ ص ۲۴۲۔

۱۶۔ ابنِ کثیر، عمادالدین ابوالفداء، علامہ (۱۹۸۷ء)۔ تاریخ ابنِ کثیر، نفیس اکیڈمی کراچی۔ جلد ۱۰، ص ۲۰۵۹۔

۱۷۔ ظفر، محموداحمد حکیم۔ (۲۰۰۹) پیغمبر امنؐ۔ مکی دارالکتب لاہور، ص ۷۴۔

۱۸۔ سورۃ الحج: ۲۲:۴۰

۱۹۔ https://www.icrc.org/sites/default/files/external/doc/en/assets/files/other/icrc_002_0365.pdf

۲۰۔ نعمانی، شبلی، علامہ، (۲۰۰۱)، سیرۃ النبیؐ، الفیصل ناشران لاہور، ص ۳۵۲۔

۲۱۔ ابنِ خلدون، عبدالرحمٰن، علامہ، (۲۰۰۳)، تاریخ ابنِ خلدون، نفیس اکیڈمی کراچی، جلد ۷، ص ۱۴۳۔

۲۲۔ ابنِ کثیر، عمادالدین، ابوالفداء، علامہ۔ (۱۹۸۷)۔ تاریخ ابن کثیر۔ نفیس اکیڈمی کراچی۔ جلد ۱۳، ص ۲۴۵۔۲۴۹۔

۲۳۔ ظفر، محموداحمد، حکیم، (۲۰۱۴)، پیغمبرِ اسلامؐ اور غزوات و سرایا، نشریات لاہور، ص ۸۸۔

۲۴۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سیّد، مولانا، (۱۹۹۶)، الجہاد فی الاسلام، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ص: ۵۱۹۔

۲۵۔ https://www.icrc.org/sites/default/files/external/doc/en/assets/files/other/icrc_002_0365.pdf

Bibliography

1. The Qurʾān. Sūrat al-Ḥujurāt (49):13.
2. Raẓvī, Sayyid Wājid. Rasūl Allāh Maidān-e-Jang Mein. Lahore: Maqbūl Academy Anār Kalī, 2005.
3. Aḥmad ibn Ḥanbal. Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal. Beirut: Dār al-Fikr, 1977.

4. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. Jāmiʿ al-Tirmidhī. Multan: Fārūqī Kutub Khānah.
5. Al-Zuhaylī, Wahbah. Bayn al-Aqwāmī Taʿalluqāt. Islamabad: Sharīʿah Academy, 2010.
6. Mawdūdī, Abū al-Aʿlā. Al-Jihād fī al-Islām. Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 1996.
7. Mawdūdī, Abū al-Aʿlā. Al-Jihād fī al-Islām. Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 1996.
8. Nadwī, Ḥabīb al-Ḥaqq. Filasṭīn awr Bayn al-Aqwāmī Siyāsāt. Karachi: University of Karachi, 1976.
9. ʿAlī, Āṣif. 11 September se Abū Ghurayb Jail Tak. Lahore: Idārah Manshūrāt-e-Islāmī, 2004.
10. The Qurʾān. Sūrat Muḥammad (47):4.
11. The Qurʾān. Sūrat al-Dahr (76):8–9.
12. International Committee of the Red Cross. Customary International Humanitarian Law. Geneva: ICRC. Accessed online.
13. Miyān, Aḥmad Afẓal. Saqūṭ-e-Baghdād se Saqūṭ-e-Dhākā Tak. Lahore: Al-Faiṣal Nāshirān, 2008.
14. Raẓvī, Khurshīd Muṣṭafā. Jang-e-Āzādī 1857. Lahore: Al-Faiṣal Nāshirān, 2003.
15. Lāhorī, Mubashshir Ḥusayn. Islām Mein Taṣawwur-e-Jihād. Lahore: Daʿwat-o-Iṣlāḥ Center, 2003.
16. Ibn Kathīr, ʿImād al-Dīn Abū al-Fidāʾ. Al-Bidāyah wa al-Nihāyah. Karachi: Nafīs Academy, 1987.

17. Ẓafar, Maḥmūd Aḥmad. Payghambar-e-Amn. Lahore: Makkī Dār al-Kutub, 2009.
18. The Qurʾān. Sūrat al-Ḥajj (22):40.
19. International Committee of the Red Cross. Customary International Humanitarian Law. Geneva: ICRC. Accessed online.
20. Nuʿmānī, Shiblī. Sīrat al-Nabī. Lahore: Al-Faiṣal Nāshirān, 2001.
21. Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān. Kitāb al-ʿIbar. Karachi: Nafīs Academy, 2003.
22. Ibn Kathīr, ʿImād al-Dīn Abū al-Fidāʾ. Al-Bidāyah wa al-Nihāyah. Karachi: Nafīs Academy, 1987.
23. Ẓafar, Maḥmūd Aḥmad. Payghambar-e-Islām aur Ghazwāt-o-Sarāyā. Lahore: Nashriyyāt, 2014.
24. Mawdūdī, Abū al-Aʿlā. Al-Jihād fī al-Islām. Lahore: Idārah Tarjumān al-Qurʾān, 1996.
25. International Committee of the Red Cross. Customary International Humanitarian Law. Geneva: ICRC. Accessed online: https://www.icrc.org/sites/default/files/external/doc/en/assets/files/other/icrc_002_0365.pdf